سوال

(31)مدرسہ میں مسجد کی تعمیر

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم اپنی کالونی میں ۱۵۔ ۱۲۰ اہل حدیث ہیں اورہمارے ہاں کوئی مسجد اہل حدیث نہیں ہے۔ پہلے ہم بریلوی حضرات کی مسجد میں نماز پڑھتے تھے، تین سال قبل انہوں نے ہمیں نماز پڑھنے سے روک دیا، اس کے بعد دیوبند حضرات کی مسجد تعمیر ہوئی تو ہم ان کی مسجد میں نماز ادا کرتے رہے اور دھیمی آواز سے آمین کہتے رہے، اس کے باوجود بھی انہیں تکلیف تھی، ایک دن ہم نے آمین کہی تو امام مسجد نے نماز توڑ کر مقتدیوں کی طرف منہ کر کے کہا ''خنزیرو! تمہیں کیا تکلیف ہے'' اس وقت سے اہل حدیث الگ نماز پڑھتے ہیں، ہمارے ہاں اہل حدیث کا ایک مدرسہ ہے جو زکوۃ وخیرات سے تعمیر کیا گیا ہے، اب سوال یہ ہے کہ کیا ہم اس مدرسہ میں نماز پڑھ سکتے ہیں اور سپیکر میں اذان دے سکتے ہیں یا مدرسہ کی دوسری منزل پر مسجد تعمیر کر سکتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دیوبندی حضرات کی طرف سے اہل حدیث حضرات کو کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ بہت متعصب ہیں اور رواداری سے کام نہیں لیتے ہیں۔ ہم نے پورا سوال اس لئے درج کیا ہے تاکہ دیوبندی حضرات کا اہل حدیث لوگوں کے متعلق رویہ سامنے آجائے۔ کیا وزیر آباد کی جماعت مسجد کی تعمیر میں فعال نہیں ہے۔ کیا مسلک کی حمایت میں بے چارے اہل حدیث کا تعاون نہیں کیا جا سکتا، جنہیں ایک سنت پر عمل کرنے کی پاداش میں خنزیر تک کہا جاتا ہے۔ مرکز اہل حدیث کو بھی ایسے لوگوں کے ساتھ دست تعاون بڑھانا چاہیے۔ ان تمہیدی گزارشات کے بعد سوالات کا جواب حسب ذیل ہے:

جب زکوۃ حقدار کو پہنچ جائے تو اس کی زکوۃ والی حیثیت ختم ہوجاتی ہے اور جسے زکوۃ دی گئی ہے، وہ اسے جہاں چاہے استعمال کر سکتا ہے، چنانچہ امام بخاریؒ نے ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ''جب صدقہ کی حیثیت تبدیل ہو جائے'' اس کے تحت انہوں نے دو احادیث ذکر کی ہیں۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2، صفحہ: 77